

117604 - تشہد سے متعلق قصہ کے بارے میں کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ یہ معراج کے موقع پر

ہوا تھا؟

سوال

بہت سے انٹرنیٹ فورمز پر تشہد سے متعلق قصہ پھیلا ہوا ہے ، جس میں مضمون نگار نے دورانِ نماز خشوع و خضوع کی ترغیب دیتے ہوئے تشہد کی اصلیت کی جانب توجہ مبذول کروائی ہے، اس مضمون میں ہے کہ: --- تشہد کی گفتگو اصل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واقعہ سے شروع ہوتی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا جبریل علیہ السلام کی معیت میں سفرِ معراج کے دوران سدرۃ المنتہی تک پہنچتے ہیں تو ایک جگہ سیدنا جبریل علیہ السلام آگے بڑھنے سے رک جاتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: (کیا یہاں دونوں دوست الگ الگ ہو جائیں گے؟) تو اس پر سیدنا جبریل علیہ السلام نے فرمایا: "یا رسول اللہ ! ہم میں سے ہر ایک کا مخصوص مقام ہے، اگر آپ اس سے آگے بڑھے تو خاکستر ہو جائیں گے، اور اگر میں آگے بڑھا تو میں بھی بھسم ہو جاؤں گا، تو سیدنا جبریل اللہ کے خوف سے پرانے پالان کی طرح ہو گئے، پھر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی کی جانب بڑھے اور اس کے قریب چلے گئے، اس وقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الَّتَحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ" کہا ۔

اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا: "الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ" پھر سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الْسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ" اس پر سیدنا جبریل نے اور کچھ کے مطابق مقرب فرشتوں نے کہا کہ: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ" ، مضمون نگار کا کہنا ہے کہ: کیا ہم تشہد پڑھتے ہوئے اتنی اعلیٰ اور ارفع قسم کی بات چیت اور گفتگو کو ذہن میں رکھتے ہیں؟ کیا ہم دل میں یہ سوچتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی پر پہنچ کر بھی ہمیں یاد رکھتے ہیں، آپ کی محبت ہمیں وہاں بھی یاد کرتی ہے، --- اللہ کے رسول! ہمیں آپ سے بہت محبت ہے، ہماری یہ تمنا ہے کہ آپ کو خواب میں دیکھ لیں۔۔۔ چاہے آپ ہمیں ڈانٹ ہی کیوں نہ پلا رہے ہوں۔۔۔ اصل بات یہ ہے کہ کسی طرح آپ کا دیدار ہم اپنی آنکھوں میں سما لیں، میرے حبیب اور اللہ کے رسول ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔

یہ سب کچھ پڑھنے کے بعد کیا اب بھی تشہد ایسے ہی پڑھو گے جیسے پہلے پڑھا کرتے تھے؟ کیا اب بھی نماز میں درود ابراہیمی اسی سستی اور کاہلی کیساتھ پڑھو گے؟ کیا یہ پڑھنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کثرت سے پڑھنا شروع کرو گے؟ اگر آپ اس پیغام کو آگے پہنچائیں گے تو یقیناً کارِ ثواب ہوگا، لیکن اگر آگے نہ بھی پہنچائیں تو گناہ نہیں ملے گا، تو کیا آپ کو ثواب چاہیے؟

یا اللہ! اس پیغام کو پڑھنے، پھیلانے والے پر رحم فرما، اور اسے جہنم سے آزاد فرما"

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

معراج نبوی کے واقعہ کو تشہد کی اصل حقیقت قرار دینا بے بنیاد بات ہے، شریعت میں اس کا کوئی تصور نہیں ہے۔

دائمى فتوى كمىثى كے علمائے كرام سے پوچھا گيا:

"جو تشہد ہم نماز ميں پڑھتے ہيں، كيا يہ وہي تشہد ہے جو آپ صلى الله عليه وسلم نے شب معراج كو سورة المنتهى كے پاس سجدہ كى حالت ميں پڑھا تھا؟
تو انہوں نے جواب ديا:

"ابن مسعود رضى الله عنه سے مروى ہے: "رسول الله صلى الله عليه وسلم نے مجھے تشہد سكھايا اس وقت ميں ہاتھ رسول صلى الله عليه وسلم كى دونوں ہتھيليوں كے درميان ميں تھا بالكل اسى طرح جيسے آپ مجھے قرآن كى سورت سكھا رہے ہوں: "الْتَحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" [تمام زبانی، بدنى، اور مالى عبادات اللہ تعالى كيلیے ہيں، اے نبی! آپ پر اللہ تعالى كى جانب سے سلامتى، رحمتيں، اور بركتيں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالى كے تمام نيك بندوں پر سلامتى نازل ہو، ميں گواہي ديتا ہوں كہ اللہ كے سوا كوئى معبود بر حق نہيں ہے، اور ميں يہ بھى گواہي ديتا ہوں كہ محمد ﷺ - اللہ تعالى كے بندے اور رسول ہيں]- اس حديث كو متعدد محدثين نے روايت كيا ہے۔

اور ايك روايت ميں يہ الفاظ ہيں كہ: نبى صلى الله عليه وسلم نے فرمايا: (جب تم ميں سے كوئى نماز ميں قعدہ كيلیے بيٹھے تو وہ يہ پڑھے: "الْتَحِيَّاتُ" اور پھر مكمل تشہد كى سابقہ دعا ذكر كى، اور اس ميں يہ اضافہ بھى ہے كہ جب نمازى: "وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ" [اور اللہ كے صالح بندوں پر سلام ہو] پڑھے تو اللہ كے رسول صلى الله عليه وسلم نے فرمايا: (اگر تم نے يہ پڑھ ليا تو آسمان اور زمين ميں اللہ كے تمام صالح بندوں پر سلام پڑھ ديا) ، اور اسى روايت كے آخر ميں فرمايا كہ: (پھر اپنے ليے جو چاہے اللہ تعالى سے مانگ لے) متفق عليه

نيز امام احمد نے اس حديث كو ابو عبيدہ سے، وہ اپنے والد سے، اور وہ عبد الله بن مسعود رضى الله عنه سے روايت كرتے ہيں كہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے انہيں تشہد سكھايا اور لوگوں كو مكمل تشہد سكھانے كا حكم بھى ديا۔

امام ترمذى كہتے ہيں: ابن مسعود رضى الله عنه كى حديث تشہد كے بارے ميں سب سے زيادہ صحيح حديث ہے،

اکثر صحابہ، تابعین اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

اور امام ابو بکر بزار کہتے ہیں: تشہد کے باب میں صحیح ترین حدیث یہی ہے، مزید کہا کہ: اس حدیث کو بیس سے زائد سندوں سے روایت کیا گیا ہے، اور اسی بات کی تائید امام بغوی نے اپنی کتاب "شرح السنة" میں کی ہے "انتہی مندرجہ بالا تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ روایات میں یہی تشہد صحیح ترین ہے۔

لیکن یہ کہنا کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں سدرۃ المنتہی کے پاس حالتِ سجدہ میں اس تشہد کو پڑھا مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے، یہ بالکل بے بنیاد بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات سدرۃ المنتہی کے پاس سجدہ کیا تھا" انتہی
شیخ عبد العزیز بن باز، شیخ عبد الرزاق عقیفی، شیخ عبد اللہ بن غدیان، شیخ عبد اللہ بن قعود۔

"فتاویٰ اللجنة الدائمة" (7 / 6 - 7)

مزید کیلیے سوال نمبر: (113952) کا جواب ملاحظہ کریں۔

ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر ثابت شدہ، یا بدعتی افکار و نظریات وغیرہ پر مشتمل مضامین اور پیغاموں کو شرعی طور پر نشر کرنا صحیح نہیں ہے، بلکہ کوئی بھی پیغام آگے بھیجنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لیں کہ اس میں بیان شدہ تمام چیزیں ثابت اور صحیح ہیں۔

اس بارے میں حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کسی بھی شخص کے جھوٹے ہونے کیلیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے) مسلم: (5)

واللہ اعلم۔